گلشن رضویہ کے دو پھول

سیدی قطب مدینہ قدس السرہ
اور
حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ

ابن سید اللہ رکھا قادری ضیائی

انجمن ضیاءِ طیبہ

021-32473226 www.ziaetaiba.com

گلشن رضویہ کے دو پھول

سیّدی قطبِ مدینہ قدس السرہ

اور

حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ

ابن سید اللہ رکھا قادری ضیائی

۞...........ناشر...........۞

انجمن ضیاء طیبہ

WWW.ZIAETAIBA.com

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین

امابعد

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان عالی شان ہے:

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة

نیک اور صالح بندوں کے ذکر کرنے سے اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے [1]

دین مصطفی ﷺ کے چمن کی آبیاری کرنے والے مخلصین باغبانوں میں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ باغبانی کرتے کرتے اپنے جمالیاتی ذوق و شوق کا گلشن اسلامیان عرب تا ہند مہکایا اور اسی گلشن رضویہ کے دو پھول قطب مدینہ حضرت خواجہ شاہ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہ دنیائے عرب میں مہکتے رہے جب کہ قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ نے پاک وہند کے جوار و دیار میں بسنے والوں کی مشام جاں کو معطر کیا۔

WWW.ZIAETAIBA.com

[1] ۔کشف الخفاء، ۲۷۷۱، ۲/ ۸۱، اتحاف السادة المتقین، جلد ۳۵۰/ ۶، المغنی عن حمل الاسفار، ۲/ ۲۳۱، الفوائد المجموعہ، صفحہ ۵۰۸، تذکرہ الموضوعات، صفحہ ۱۹۳، الاسرار المرفوعۃ، صفحہ ۲۴۹، حلیۃ الاولیاء، ۳۳۵/۷، رقم ۱۰۷۵۰، موسوعۃ اطراف الحدیث، ۴۹۹/ ۵، ذکر اولیا اللہ کے فوائد و منافع، حضرت قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ، صفحہ ۲۔

حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ کی سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ سے پہلی ملاقات ۱۹۵۴ء کے سفر حج میں ہوئی جہاں آپ نے مدینہ منورہ میں سیدی قطب مدینہ کی زیارت کی جس کا ذکر آپ خود اس طرح فرماتے ہیں کہ:

”حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ سے ۱۹۵۴ء میں جب یہ فقیر پہلی مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کے لئے گیا تو مکہ مکرمہ کی حاضری کے بعد مدینہ منورہ پہنچے تو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ اعلیٰ حضرت کے نہایت یہ معمر خلیفہ مدینہ منورہ میں موجود ہیں، لہٰذا ان کی خدمت میں حاضری دی، پہلی حاضری میں حضرت کی شخصیت اور حضرت کی بزرگی کا دل پر اس قدر گہرا اثر پڑا کہ صبح و شام آپ کی بارگاہ میں حاضری ہوتی رہتی“[1]

حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ مدینہ منورہ قیام کے دوران حاضری دربار رسالت مآب ﷺ کے بعد زیادہ وقت سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہتے اور سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی خانقاہ ہی میں قیام فرماتے۔

ایک روز حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ نے سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ سے عرض کیا کہ ہمیں اپنے ساتھ سرکار ﷺ کے دربار میں حاضری کا شرف بخشیں! سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ نے ان کی درخواست کو قبول فرمایا اور اپنے ساتھ لے کر سرکار ﷺ کے روضہ انور پر حاضری دی، بارگاہ رسالت میں ہدیہ صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

[1] ۔ خطاب ۱۹۷۴ء بحوالہ انوار قطب مدینہ صفحہ ۳۶۹

سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور نذرانہ عقیدت و سلام پیش کیا، اس کے بعد بقیع شریف گئے۔[1]

سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ سے جو بھی اکتساب فیض کے لئے آتا تو حضرت ان سے بڑی محبت و شفقت سے پیش آتے اور انہیں اپنے مکان جنت نشان میں کھانے کی دعوت کے ساتھ ساتھ بعد عشاء روزانہ بلا ناغہ ہونے والی محفل میلاد میں شرکت کی دعوت دیتے۔ حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ بھی دورانِ قیام محفل میلاد میں شرکت کرتے۔ حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

"۱۹۵۴ء میں اس فقیر کو حاضری کا موقع ملا تو حضرت فرماتے! قاری صاحب ہم کو راحت پہنچایئے اور قرآن کی تلاوت کیجئے یا حضور تاجدار مدینہ ﷺ کی نعت پڑھیئے"۔[2]

سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ اپنی مجالس میلاد میں حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ سے زیادہ نعت سماعت فرماتے تھے۔ حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "قطب مدینہ علیہ الرحمہ کو خصوصیت کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی نعت سننے کا بڑا اشتیاق تھا، چنانچہ جب بھی آپ کی خدمت میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا تو آپ ہمیشہ فرمائش کرتے تھے"[3]

WWW.ZIAETAIBA.COM

[1]۔ تذکرہ مصلح اہلسنت، علامہ بدر لقادری، صفحہ ۱۷

[2]۔ خطاب ۱۹۷۴ء بحوالہ انوار قطب مدینہ صفحہ ۳۶۹

[3]۔ ایضاً

جمیل ملت حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی مد ظلہ العالی اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں کہ:

"یہ ۱۹۸۰ء کا واقعہ ہے کہ جب زیارت حرمین شریفین کا شرف اس فقیر کو بھی حاصل ہوا اور میرے پیرو مرشد حضرت علامہ ضیاء الدین صاحب قطب مدینہ علیہ الرحمہ کے یہاں جیسا کہ معمول تھا نماز عشاء کے بعد محفل میلاد ہوا کرتی تھی۔ آندھی آئے۔۔۔ طوفان آئے۔۔۔ گرمی ہو۔۔۔۔ سردی ہو۔۔۔ حرارت ہو۔۔۔ برودت ہو۔۔۔۔ کسی قسم کی کوئی صورت ہو۔۔۔۔

لیکن حضرت کے یہاں میلاد شریف کا کبھی ناغہ ان آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ حضرت علامہ قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ بھی وہاں تشریف لائے، حضرت علامہ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا سید احمد سعید صاحب کاظمی علیہ الرحمہ اور بریلی شریف اور ہندوستان سے تشریف لائے ہوئے بعض علماء اور پاکستان سے بعض علماء جو تشریف لے گئے تھے، جب قاری صاحب علیہ الرحمہ سے فرمائش کی گئی تھی اور انہوں نے حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کے مکان میں وہ نعت شریف پڑھی جس کا مطلع یہ ہے

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو تیرا ہاتھ دھرا ہو[1]

[1] ۔ ذوق نعت، مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ

تو نہ صرف یہ کہ ہندوستان اور پاکستان کے علماء ان کی نعت شریف کو۔۔۔ان کے انداز۔۔۔کو ان کی والہانہ کیفیت کو۔۔۔ان کی اس وارفتگی کو دیکھ کر حیرت زدہ تھے بلکہ شام کے علماء اور مصر کے جو علماء تھے وہ بھی حجرت قاری صاحب علیہ الرحمہ کی آواز سے متاثر ہو کر عشق رسول ﷺ میں سبھی تڑپ اور مچل رہے تھے۔"[1]

حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ نے ۱۹۷۰ء کے حج کے مبارک ایام بھی سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کے ہمراہ گزارے جس کا ذکر حضرت مصلح اہلسنت خود فرماتے ہیں کہ:

"۱۹۷۰ء میں یہ فقیر حاضر ہوا تھا تو بھائی حاجی انور توکل کے ساتھ ہم مولانا کو اپنی گاڑی میں لے کر مکہ مکرمہ بھی گئے۔۔۔ وہاں سے منیٰ و عرفات بھی گئے۔۔۔ تمام مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔۔۔ اس موقع پر مولانا کو شب و روز دیکھنے کا موقع ملا۔۔۔ مولانا کی خوبیاں کیا بیان کی جائیں کہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ وظائف میں مصروف رہتے۔۔۔ یا ذکر قلبی میں مصروف ہوتے تھے۔۔۔ اور اگر چپ بھی بیٹھتے تو یوں لگتا کہ آپ کا قلب ذکر الٰہی میں مشغول ہے اور وہ اللہ اللہ کر رہا ہے۔۔۔ مزدلفہ کی رات بھی عجیب رات تھی کہ رات میں مولانا بوجود کمزوری کے بڑھاپے میں کمبل کندھے تک اوڑھ کر ذکر الٰہی میں مصروف رہے اور زارو قطار آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے تھے۔۔۔ منیٰ میں محفل پاک

[1] ۔ تذکرہ مولانا قاری مصلح الدین صدیقی، ڈاکٹر جلال الدین، صفحہ ۵۶

www.ZIAETAIBA.com

منعقد ہوتی تھی اور وہاں بہت سے لوگ نعت پڑھنے کے لئے آتے۔۔۔۔مولانا کی تشریف آوری کا سن کر دور دور سے لوگ آتے اور مولانا کی خدمت میں حاضر ہو کر جاتے تھے۔"[1]

سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کو بھی حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ سے بڑی محبت تھی، حضرت مصلح اہلنست علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ضیاء الملت علیہ الرحمہ اپنے کرم خاص سے فرماتے کہ:

"میرے تمام مریدین آپ کے ہیں"[2]

حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ کا جب بھی تذکرہ ہوتا تو سیدی قطب مدینہ قد سرہ فرماتے کہ:

"وہ نیک آدمی ہیں، بہت بزرگ ہیں"

اور فرماتے:

"کراچی میں سب کچھ انہیں کے قدموں کی برکت ہے"[3]

نیز فرماتے ہیں کہ:

"حضرت قاری مصلح الدین صاحب، اسم با مسمٰی ہیں" [4]

www.ZIAETAIBA.com

[1]۔ خطاب ۱۹۷۳ء بحوالہ انوار قطب مدینہ صفحہ ۳۷۱

[2]۔ تذکرہ مصلح اہلسنت، علامہ بدر القادری، صفحہ ۱۷

[3]۔ انوار قطب مدینہ، صفحہ ۲۲۹

[4]۔ تذکرہ مصلح اہلسنت، علامہ بدر القادری، صفحہ ۲۹

سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ کے بارے میں یہ بھی فرماتے کہ:

"بکھرے ہوئے ذہنوں کو خوب قابو کرنا جانتے ہیں"

بقول نثار میمن صاحب کہ سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کے دربار میں بار ہا دیکھا کہ کوئی مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ سے شرف بیعت کے لئے آتا تو آپ قاری صاحب سے اسے بیعت کروا دیتے اور فرماتے کہ میرے سارے مرید قاری صاحب کے مرید ہیں۔

سیدی قطب مدینہ قدس السرہ کے خادم خاص و مرید حضرت مولانا ابوالقاسم قادری ضیائی مدظلہ العالی بیان کرتے ہیں کہ قطب مدینہ فرمایا کرتے تھے کہ "جو میرا مرید ہے وہ قاری صاحب کا مرید ہے اور جو قاری صاحب کا مرید ہے وہ میرا مرید ہے۔"

حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ ۔۔۔ نہایت دیندار۔۔۔ صوفی باصفا۔۔۔ باادب۔۔۔ سادہ طبیعت کے مالک تھے۔۔۔ اور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی تربیت کے طفیل انہیں سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں بڑا قرب حاصل رہا اور سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ نے آپ کو اجازت و خلافت سے بھی نوازا۔

حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ نے سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ میں بھی ان کی خدمت کا ذکر گاہے بگاہے کیا۔۔۔ ۱۹۷۴ء میں آپ نے ایک خطاب کیا جس میں سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی

WWW.ZIAETAIBA.com

اور اپنے سفر حج کی روئیداد اور سیدی قطب مدینہ کے ساتھ گزارے وہ مبارک لمحات بیان کئے۔۔۔ جس کے چند اقتباسات سطور گذشتہ میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ نے اپنے اس خطاب کے اختتام پر یہ بیان فرمایا کہ:

"فقیر نے جو کچھ اس کی معلومات میں تھی عرض کر دی، تاکہ یہ نئے رضوی جو ہمارے بھائی ہیں ان کو مولانا کی شخصیت سے تھوڑا سا تعارف حاصل ہو جائے، تو میں اپنی معلومات کے مطابق یہ چند کلمات کہے ہیں۔"[1]

حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ کی وابستگی و محبت کا اظہار سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد بھی یوں ملتا ہے کہ سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کا پہلا عرس ۲۲ ستمبر ۱۹۸۲ء کو جبل احد سے متصل اور حضرت سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے دامن میں دانیال ہال میں منعقد کیا گیا اور اس پر وقار تقریب میں حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ کا بڑا رقت انگیز خطاب ہوا۔ جس میں وہ سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کی حالات زندگی اور ان کی کرامات بیان فرماتے رہے۔[2]

قارئین محترم! ان سطور کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کی تعلیمات ۔۔۔ ان کی افکار و نظریات اور مسلک اعلیٰ حضرت کا پرچار کرنا

[1]۔ خطاب ۱۹۷۴، بحوالہ انوار قطب مدینہ صفحہ ۳۷۳

[2]۔ تذکرہ مولانا قاری مصلح الدین صدیقی، ڈاکٹر جلال الدین، صفحہ ۱۰۲

حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ کی خدمات جلیلہ کا ایک اہم باب ہے جس پر گفتگو کرنے کے لئے دفتر درکار ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے و طفیل تمام وابستگان و حاملین اہلسنت (کہ یہی ملت اسلامیہ ہے) کو اپنے اکابرین و اسلاف کے تذکرے پڑھ کر ان کے فیوضات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

انجمن ضیاء طیبہ
www.ZIAETAIBA.com

حضرت مصلح اہلسنت علیہ الرحمہ ایک نظر میں[1]

حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن تھے۔۔۔ استاذِ قرأ تھے۔۔۔ صوفی باصفا تھے۔۔۔ ولی کامل تھے۔۔۔ زائر حرمین تھے۔۔۔ پیر طریقت تھے۔۔۔ ولی نعمت تھے۔۔۔ حاملِ شریعت تھے۔۔۔ حامی سنت تھے۔۔۔ ماحی بدعت تھے۔۔۔ بقیہ سلف تھے۔۔۔ سرمایۂ خلف تھے۔۔۔ اللہ کی رحمت تھے ۔۔۔ ضیائے اسلام تھے ۔۔۔ غواصِ بحرِ معرفت تھے۔۔۔ واقف حقیقت تھے۔۔۔ مرجع انام تھے۔۔۔ ماہتابِ رشدوہدایت تھے۔۔۔ خورشید علم و آگہی تھے۔۔۔ حسنِ اخلاق کے مجسّم نمونہ تھے۔۔۔ آسمانِ ولایت کے آفتابِ نیم روز تھے۔۔۔ زہد و تقویٰ کے ماہِ نیم شب تھے۔۔۔ علم و عرفان کے بحر ناپیدا کنار تھے۔۔۔ فنِ خطابت کے شہسوار تھے۔۔۔ صبر واستقلال کے کوہِ گراں تھے۔۔۔ تسلیم ورضا کے نورانی پیکر تھے۔۔۔ عہد ووفا کے حسین مجسمہ تھے۔۔۔ آشنائے عرفانِ منزل تھے۔۔۔ مردِ مومن تھے۔۔۔ مومنِ کامل تھے۔۔۔ کردار کے غازی تھے۔۔۔ عاشقِ رسول ﷺ تھے۔۔۔ مودبِ سادات تھے۔۔۔ محبِ اہلبیت تھے۔۔۔ عظمت صحابہ کے پاسبان تھے۔۔۔ اولیاء کے جانثار تھے۔۔۔ اصفیاء کے مایۂ ناز تھے۔۔۔ علماء کے سرتاج تھے۔۔۔ اکابر کی

[1]۔ مولانا غلام محمد قادری، دارالمکتب حنفیہ، کراچی

راحت تھے۔۔۔ اہلسنّت کے سرمایۂ افتخار تھے۔۔۔ عوام کے رہبر تھے۔۔۔ فرزندان توحید کے لئے مینارۂ نور تھے۔۔۔ غلام جیلانی کے نور نظر تھے۔۔۔ مخدوم بی کے لخت جگر تھے۔۔۔ صلاح۔۔۔ مصباح و معین کے والد بزرگوار تھے۔۔۔ شاہ تراب الحق کے خسر شفیق تھے۔۔۔ سید حبیب اور اسعد صدیقی کے جدِ امجد تھے۔۔۔ قندھار کے ساکن تھے۔۔۔ مصباح العلوم کے طالب تھے۔۔۔ امجدیہ کے مدرس تھے۔۔۔ امام اعظم کے مقلد تھے۔۔۔ غوث و رضا کے مظہر تھے۔۔۔ داتا گنج بخش کے فدائی تھے۔۔۔ خواجہ ہند کے شیدائی تھے۔۔۔ ابو العلاء امجد علی کی امیدوں کے مرکز تھے۔۔۔ حجۃ الاسلام کے نقیب تھے۔۔۔ محدث پاکستان کے قرۃ العین تھے۔۔۔ حافظِ ملت کے شاگرد رشید تھے۔۔۔ مفتی اعظم ہند۔۔۔ اور۔۔۔ قطب مدینہ کے خلیفہ تھے۔۔۔ آخوند۔۔۔ اور۔۔۔ میمن مسجد کے امام و خطیب تھے۔۔۔ بزم رضا کے بانی تھے۔۔۔ انوار القرآن کے سرپرست تھے۔۔۔ سلسلۂ رضویہ کے یادگار تھے۔۔۔ ہمارے پیر و مرشد تھے۔

www.ZIAETAIBA.com

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
فیضیاب اعلیٰ حضرت بریلی سے شاہ
جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفی ﷺ
جن کی باب مجیدی میں چمکی ضیاء
ایسے شیخ طریقت پہ لاکھوں سلام
زندگی میں ہمیں جو ملا ہے کبھی
مصلح الدین ہی کی ہے برکت سبھی
جب پکارا ہر حاجت بر آئی میری
تیرا فیضان ہمیشہ رہے مرشدی
ان کی نورانی تربت پہ لاکھوں سلام

انجمن ضیاء طیبہ
www.ZIAETAIBA.com